اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۸ — مطبوعہ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - عصر

اہلِ اضلاع و دیگر بلاد سے معہ محصول ڈاک - عصہ ۸؍

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی - عصہ ۲؍

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ❊

ایڈیٹوریل

ای چھوٹے جھنڈ مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں دے لوقا ۱۲ : ۳۲ یہہ پیشین گوئی خداوند مسیح نے اُسوقت فرمائی تھی جبکہ اُنکے پاس ایک گلیلی مچھوؤں اور بیعلم و دولت گیارہ بارہ آدمیوں کی جماعت تھی اور یہہ بات کسکے قیاس میں آسکتی تھی کہ یہہ پیشنگوئی لفظ بلفظ رفتہ رفتہ چند صدیوں کے عرصہ میں اسقدر پوری ہوگی کہ دنیا کی سلطنتوں اور حکومتوں کو بلا جہاد مغلوب کرکے اور رومی و یونانی حکومت و حکمت پر غالب آکے یوروپ و امریکہ ایشیا و افریکہ اور جزایر بحری میں انجیلی صلح و سلامتی کا علم قایم کریگی اور کروڑوں کروڑ بنی آدم مختلف ملکوں قوموں اور زبانوں کے اِس آسمانی سلطنت میں شامل و شریک ہو جاوینگے ؟ مگر یہہ سب کچھ خداوند ہی سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ہی - اور یقیناً وہ وقت آنیوالا ہی جبکہ ساتواں فرشتہ نرسنگا پھونکے گا اور آسمان پر بڑی آوازیں یہہ کہتی ہوئی آئینگی کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُسکے مسیح کی ہوگئیں - مکاشفات ۱۱ - ۱۵

لیکن جب ہم اِس بات پر غور کرتے ہیں جو آجکل اکثر محمدی اخبارات شہر لیورپول میں کسی مسٹر کولیلیم اور بعض اُنکے ہم خیال لوگوں کے محمدی ہو جانیکے ذکر میں بڑی خوشی اور فخر کے ساتھ کالم کے کالم پُر کررہے ہیں تو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہم اپنا مسیحی خیال بھی اِس امر کی نسبت ظاہر کریں ضرور نہیں کہ ہم ملک ہند کی محمدیت کی تنزلی پر کچھ لکھیں کیونکہ یہہ بات خود اُنہیں کے اخبارات و واقعات سے صاف ظاہر ہی - لیکن بعض اشخاص خیال کرتے ہونگے کہ کیا وجہہ ہی کہ اسلام ہندوستان میں روبہ تنزل ہی مگر لیورپول واقع انگلستان میں بعض یوروپین لوگوں نے اُسکو قبول کیا اور لنڈن میں اُنکی مسجد تعمیر ہوئی اور محمدی واعظین ہندی یوروپ و امریکہ میں جاکے دین محمدی کا وعظ کرنے پر کمربستہ ہیں - اسکی وجہہ زمانہ حال کی آزادی اور ایک طرح کی تاثیر ہی - اور دیندار مسیحیوں کے لئے موجب تعجب نہیں ہوسکتا کیونکہ ایسا ہونا ضرور ہی - جو لوگ واقف کار ہیں جانتے ہیں کہ یوروپ میں سب یوروپین مسیحی نہیں ہیں - بعض ذی علم اور مقتدر اشخاص نامی دہریہ و ملحد ہیں اور بعض اِس قسم کے ہیں جو کسی مذہب کو من جانب اللہ نہیں یقین کرتے تو بھی کسی نہ کسی وجہہ سے کسی دین میں بظاہر شمار کئے جانیکو مناسب سمجھتے ہیں - لیکن مسیحیت کی اقبالمندی و جلال و عظمت و برکت کا حال جیسا علی العموم وہاں ظاہر ہو رہا ہی محتاج بیان نہیں ہی - ہمیں یاد ہی کہ جب سر سید احمد صاحب انگلستان میں تشریف لے گئے تھے تہذیب الاخلاق میں اُنہوں نے لکھا کہ "بیشک دین

اور دُنیا کی خوبیاں خدا نے انہیں لوگوں کو بخشی ہیں" تو بھی تعجب نہیں کہ کسی یورپئین نے دین اسلام کو قبول کیا ہو یا کرے *

لیورپول ایک بڑا بندرگاہ ہی جہاں ہر مُلک کے تجار و کارباری لوگ آمد و رفت رکھتے ہیں اور اکثر محمدی اشخاص وارد و صادر پائے جاتے ہیں ایسی پُر نفع جگہہ پر کسی وجہہ اور خیال سے بعض نے محمدیت کو ایک پروفیشن بنا لیا ہو تو تعجب ہی کیا ہی- یہہ دلولے چند روزہ ہیں اور آخر کو جو کچھہ ہو گا ظہور میں آویگا- اگر فرصت ملی تو آیندہ نمبر میں مولوی رفیع الدین احمد صاحب وائس پریزیڈنٹ انجمن اسلام لیورپول کے لکچر پر جو ماہواری رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور بابت ماہ ذیقعدہ میں شایع ہوا کچھہ لکھینگے یہیر جو دیکھی ہیں اور عہد جدید کو اپنا دستور العمل قرار دیئے ہوئے ہیں فرض ہی کہ اُس سُنہرے قانون پر عمل کریں جو ہمارے مُدعی محمدیت کے ظہور سے چھہ سو برس قبل دیا گیا کہ "اے پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وے خدا کیطرف سے ہیں کہ نہیں- کیونکہ بہت سے جھوٹے پیغمبر دُنیا میں نکل آئے ہیں- اسی سے تم خدا کی روح کو پہچانو ہر ایک روح جو اقرار کرتی ہی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا ہی وہ خدا کیطرف سے ہی- اور ہر ایک روح جو اقرار نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا خدا کیطرف سے نہیں ہی مخالف مسیح ہی جسکی خبر تم نے سُنی کہ آتی ہی اور وہ اب دنیا میں آچکی- یوحنا پہلا خط ۴- ۱ سے ۳- آیت تک *

معلوم نہیں کہ ہمارے ہمعصر راوی لاہور کو یہہ عجیب روایت کس ذریعہ سے معلوم ہوئی جسپر اُسنے ۴ ۲ ستمبر کے پرچہ میں یوں خامہ فرسائی کی ہی کہ حال میں امریکہ اور یورپ کے اخلاق میں ایک تازہ اصلاح یہہ ہوئی ہی کہ عورتوں کے لئے ایک شوہر پر پابند رہنے کی قید موقوف کی جاوے- اور عورت کو اختیار دیا جاوے کہ جسقدر شوہر اُسکے مزاج میں آوے ایک وقت میں قبول کرے اور اُنکے ساتھہ تعلق زوجیت رکھے وغیرہ" اگرچہ ایسے لغو امورات کے تردیدی جوابات لکھنے میں وقت صرف کرنا مناسب نہیں لیکن بخیال اسکے کہ ہمارے دیسی اخبارات کی اس طرز کی ناتہذیبانہ تحریریں اہل یورپ و امریکہ کے حق میں بدگمانی پیدا کرتیں اور مسیحی قوموں کی بد اخلاقی و خرابی عام باشندگان ہند کے دلوں میں منقش کرتی ہیں اور غالباً ایسے وقایع نگاروں کا مقصد و مطلب ان تحریرات سے یہہ ہی ہوگا اخبار نویسی کا فرض اصلی یہہ ہو کہ ہر ایک امر کی صداقت و بطالت پہلے بدل جانچی جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس مضمون پر قلم اُٹھایا جاتا ہی وہ علی العموم کسی مُلک کی تمام قوموں سے متعلق ہی یا بعض افرادِ بشر سے- بھلا کون عقلمند انسان اس بات پر یقین کر سکتا ہی کہ یورپ و امریکہ کے لوگ شایستہ و دیندار ایسے مذموم دستور کو جو شاید دُنیا کی وحشی و جنگلی قوموں میں بھی معیوب سمجھا جاتا ہی جاری کر نا روا رکھینگے- اگر کوئی نالایق مرد و عورت ایسے ہوں بھی (کیونکہ ہر مُلک و قوم میں نیک و بد ملے جُلے ہوتے ہیں) تو ایسی بدتہذیبی کا اطلاق تمام ممالک یورپ و امریکہ پر نہیں ہو سکتا مثلاً اگر رنگپور کے دو شریف ہندوؤں نے برضامندی طرفین اپنی جوروؤں کا تبادلہ کر لیا تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں یہہ ایک تازہ اصلاح ہوئی ہی اور یہہ دستور علی العموم مُلک میں قانوناً جایز ٹھہرانے کے لئے ہندو کوشاں ہیں؟ ہرگز نہیں ویسا ہی یورپ و امریکہ میں بھی بعض شریر النفس مرد و عورتیں اگر ایسا کریں تو ہم کو لازم نہیں کہ ہم اُنکی ناشایستہ حرکات کا بیان اس طور پر کریں کہ گویا وہاں کے لوگ اُنکے ترویج و جواز کو عمومیت دینے کے خواہاں ہیں- دیکھئے فرقہ مارمن جو امریکہ میں ہی کثیر الازدواجی کو جایز سمجھتا ہی مگر سرکار نے اُنکے مقید و محدود رہنے کے لئے ہر طرح کے قانون جاری کر رکھے ہیں- آگے چلکر ہم عصر موصوف انگلو انڈین اخبارات پر اپنی شفقت ظاہر کرتے ہیں اور اپنے عجوبہ خیالات کو ظاہر فرماتے ہیں مگر ہم اپنے ہمعصر کو بوثوق جتلاتے ہیں کہ یہہ سب باتیں جو آپ کو کہیں سے بہم پہنچیں محض بے اصل روایات ہیں اور بس *

راجپوتانہ

عجیب خیالات

پادری آے. پی. ٹی. جیمس صاحب الور

ہر ایک شخص جانتا ہی کہ محمدی اس یقین کے منکر ہیں کہ "مسیح موا اور تیسرے دن نوشتوں کے مطابق جی اُٹھا" وے مُقر ہیں کہ جب یہودا اپنے مالک کو بوسہ کے ساتھہ پکڑوانے آیا اُسکی شکل مسیح کی صورت سے مُبدّل ہو گئی اور مسیح جو تھے آسمان پر اُٹھایا گیا اور اپنے گرفتار کرنیوالوں کے ہاتھہ سے بچ گیا یہودا کا بُرا حال ہوا اور مکاری کی سزا میں صلیب دیا گیا- محمدیوں نے شروع سے اس امر میں یہہ تعلیم پائی ہی اور اس معاملہ عظیم کی نسبت ہر ایک محمدی مرد عورت اور بچہ مفصل بیان تمہیں سُنا سکتا ہی- محمدی جواب دیتے ہیں کہ بیشک مسیح زندہ ہی اور چوتھے آسمان پر موجود ہی یہہ روایت اُنمیں متواتر جاری ہی ایک روز جبکہ میں ایک جماعت کے لوگوں میں جو اس حصہ راجپوتانہ میں مسلمان راجپوت کہلاتے ہیں جو محمدی عہد سلطنت میں مسلمان ہوئے تھے مضمون صلیب کی حکایت پر منادی کرتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ مسیح کا قبر اور موت پر فتحمند ہونا اور اُسکا آسمان پر صعود کرنا تمام مُلکوں اور لوگوں پر بالآخر فتحیاب ہونیکی دلیل اور ضمانت ہی تو سامعین میں سے ایک نے

میری بات میں دخل دیا اور کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ مسیح زندہ ہے۔ وہ جو تھے آسمان پر اُٹھ گیا اور اسکی لاانتہا وسعت میں محمد کی تلاش میں روز و شب مشغول ہے اور جب وہ ملجائینگے تب آخرت ہوگی اور یہہ زمین بہشت سے مُبدّل ہو جائیگی! یہہ علی العموم جہلار تابعین اسلام کا عقیدہ ہے! +

نہ صرف انجیلی بشارت بلکہ اُسکی ممد و معاون طاقتیں۔ ریلوے۔ تار برقی۔ ویکسینیشن۔ غرض سب کام جو گورنمنٹ نے آسایش و رفاہ عام کے لئے جاری کئے ہیں برہمن لوگ بدلگامی سے اُنکو غلط سمجھتے اور اُنکو غلط بیان کرتے ہیں۔ آپ کیا خیال کرتے ہیں کہ لوگوں کی سمجھ میں ویکسینیشن۔ اور مہربان سوپریم گورنمنٹ کی لوگوں کے درمیان اُسکو جاری کرنے اور عمل میں لانے کے لئے سرگرمی و کوشش کی جس سے مہلک مرض چیچک کا انسداد اور بالآخر اسکی بیخ کنی ہو گیا معنی علی العموم متصور ہیں؟ برہمن لوگ برطبق اس اصول کے کہ سب حکومتوں اور سلطنتوں کا ایک آخری انجام ہوتا ہے اور اُنکی میعاد مقرر ہے۔ کہتے ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کا بھی ایک دن آخر ہے اور یہہ اُسکو بخوبی معلوم ہے۔ علاوہ ازیں یہہ کیفیت بھی معلوم ہے کہ اُسکی بربادی ایک شخص پر منحصر ہے جسکی رگوں میں بجائے خون کے دودھ برآمد ہوگا۔ اسلئے یہہ ٹیکا لگایا جاتا ہے تاکہ وہ شخص جسکے بدن سے لہو نہیں لیکن دودھ نکلے ظاہر ہو اور یوں خوف زدہ بربادی اگر دفع نہ ہو سکے تاہم چند عرصہ کے لئے ملتوی کیجائے! +

ان اکثر پھندوں میں سے جنھیں اس مُلک کے مغلوب بُت پرستی و شکار برہمنان لوگوں کے دل پھنسے ہوئے ہیں یہہ چند کا بیان کیا گیا ہے۔ انکے ساتھ ہماری بازاری مناوی اور سکولوں کی تعلیم جنگ کر رہی ہے اور اس جنگ کا نتیجہ جو اگرچہ ابھی تک دور ہے تاہم یقینی ہے اسچائی ضرور غالب آویگی اور غلطی و وسواس کے ہر ایک نشان کو اور ہر چیز اور ہر شخص کو جو جھوٹ کو پیدا کرتے اور پھیلاتے ہیں اپنے سامنے سے دور دفع کریگی +

مُترجم ازمشنری ریکرڈ

عدل و انصاف اعمال نیک و بد در اسلام

(سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشاں نمبر ۳ جلد ۱۸)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی نے لوگوں کو سوجھہ دینا نہ چاہا تاکہ یہہ وعدہ خلافی دوزخ سے نہ ہو جاوے کہ اُسکو جنوں اور آدمیوں سے وہ بھر دیگا اور اُس کے بھرنے کے لئے جنوں اور آدمیوں کو پیدا بھی کیا تاکہ وعدہ پورا ہو سو فرمائیے عدل و انصاف کہاں ہیں +

۲۔ سورہ اعراف ۲۲ رکوع ۱۸۰۔ اور البتہ تحقیق پیدا کئے ہم نے واسطے دوزخ کے بہت جنوں سے اور آدمیوں سے۔ اب غور کرکے فرمائیے کہ انکے لئے عدل و انصاف کہاں ہے۔ یہہ کارروائی خیر الماکرین کی طرف دوزخ سے وعدہ پورا کرنے کے لئے معلوم ہوتی ہے۔ پس محمدیت میں عدل و انصاف داخل دفتر ہیں +

(۳) سورہ ق ۳ رکوع ۲۹۔ جسدن کہینگے ہم دوزخ کو کیا بھرا تو۔ اور کہیگا وہ کیا کچھ ہے زیادتی +

(۴) مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ پر ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑے آپس میں جنت اور دوزخ۔ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کیا گیا میں واسطے متکبروں اور گردن کشوں کے۔ اور کہا جنت نے پس کیا ہو مجھکو کہ نہیں داخل ہونگے مجھ میں مگر ضعیف لوگوں میں سے اور کمزور بھولے اور فریب کھا جانے والے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہ نہیں ہے تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کا رحمت کرتا ہوں ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہوں میں اپنے بندوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو کہ نہیں ہے تو مگر سبب عذاب میرے کا عذاب کرتا ہوں میں ساتھ تیرے جسکو کہ چاہتا ہوں اپنے بندوں سے اور ہر ایک کے لئے تم میں سے بھری اُسکی ہے پس دوزخ نہیں بھرنے کا یہانتک رکھیگا اللہ تعالیٰ اُنمیں پاؤں اپنا کہیگا دوزخ بس بس بس۔ الخ۔ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے +

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہشت اور دوزخ کا آپسمیں مباحثہ ہوگا اور ہر ایک اپنے اپنے اہل کی شکایت کریگا اور پھر دوزخ کی یہہ شکایت زیادہ ہوگی یعنی وہ ہمیشہ کہتا رہیگا ہل من مزید آیا کچھ ہے اور جیسا کہ انس کی روایت مظاہر حق جلد ۴۔ صفحہ ۳۲۷۴ سے ظاہر ہے۔ تب خدا سے بجز اسکے اُسکی دادرسی و حق رسی نہ ہو سکیگی کہ اپنے تئیں اُسمیں ڈالکر اسے افتخار بخشتے لہذا آپ دوزخ میں قدم رنجہ فرماوینگے۔ تب دوزخ بس بس بس کر دیگا یعنی تب اُسکا حق پورا پورا ادا ہو جاویگا دیکھئے عدل و انصاف محمدی کہ دوزخ کی حق رسی کی تو کیسے کی کہ اپنے خدا کو بھی دوزخ میں گھسائے بغیر نہ چھوڑا +

پس ناظرین غور کریں کہ محمد صاحب کی تعلیم کے بموجب خدا نے دوزخ سے وعدہ ایفا کرنے کے لئے بہت سے جنوں اور آدمیوں کو دوزخ ہی کے لئے پیدا کیا اور علاوہ بریں جنکو چاہا گمراہ کر ڈالا (دیکھو سورہ بقرہ ۱ رکوع ۷۔ انعام ۱ رکوع ۹ و ۳۵ و ۱۳ رکوع ۱۰۷ و اعراف ۲۲ رکوع ۱۷۹ کہف ۸ رکوع ۵۷۔ حج ۹ رکوع ۶۷۔ شوری ۱ رکوع ۶۔ نحل ۱۳ رکوع ۹۵۔ ہود ۱۰ رکوع ۱۱۸۔ بنی اسرائیل

۱ رکوع ۱۳) مگر پھر شاید وعدہ بھول گئے اور عدل و انصاف کو طاق میں رکھ محمدی کلمہ گوؤں و جھوٹے ثنا خوانوں کو معافی بھی یہانتک دیتے رہے کہ ایک نیکی کے بدلے دس دس لکھوائیں پھر بھی نیکیاں گناہوں کے برابر نہ ہو سکیں یہانتک کہ کراماً کاتبین کی کارگذاری سے ننانوے طومار بڑے بڑے گناہوں کے نکلے اور نیکی ندارد پھر تو کلمہ شہادت کی چیٹھی اور جہادی گھوڑوں کی لید پیشاب ترازو میں دھر عدل کا گھر پورا کرتے ہے۔ اور جو باقی رہے وہ سب داخل دوزخ کر دیئے لیکن پھر بھی وہ نہ بھرا اور دوزخ ہل من مزید۔ ہل من مزید کہہ کر اور طلب کرتا ہی اب اور کہاں سے لاویں جو اُسکے لئے پیدا کئے تھے یا جنکو آپنے گمراہ کیا تھا وہ تو انہیں داخل کر دیئے حتیٰ کہ سورج اور چاند بھی جو دو بڑے گرہ ہیں وہ بھی دوزخ کی بھینٹ گئے (دیکھو مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۱۷۴) پھر بھی وہ کمبخت نہ بھرا تو دوزخیوں کے قد و مٹاپے کو بڑھانا پڑا ایسا کہ ایک ایک دوزخی کا مٹاپا درمیان دونوں مونڈھوں کے مسافت تین دن کی ہو گئی اور ایک ایک دانت دوزخی کا کوہ احد کی مانند بڑا و موٹا اور چمڑا دوزخی کا بیالیس ہاتھ موٹا ہو گیا اور زبان دوزخی کی نو کوس لمبی ہو گئی (دیکھو مظاہر حق جلد ۴۔ صفحہ ۴۶۴ و ۴۶۵) اور دوزخی کا قد درمیان لو کان سے کندھے تک مسافت سات سو برس کی راہ کی ہو گئی۔ (دیکھو مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۷۰) اور علاوہ بریں دوزخ میں آتشی پہاڑ اتنا بڑا رکھ دیا کہ دوزخی اُسپر ستر برس چڑھتا اور ستر برس اُسپر سے گرتا رہے (دیکھو مظاہر حق جلد ۴۔ صفحہ ۴۶۶) جب پھر بھی دوزخ نہ بھرا تو شاید ملاحظ کے لئے دوزخ کو بموجب سورہ فجر ۱ رکوع ۴ ہم ۲ حسب بیان تفسیر بیضاوی و جلال الدین ستر ہزار رسیوں سے اور ہر ایک رسی میں ستر ستر ہزار فرشتے کھینچنے والے لگا اپنے تخت کے پاس کھچوا منگائیگا۔ اور اس سے پوچھیگا کیا بھرا تو دوزخ کہیگا ہل من مزید آیا کچھ ہی اور سوائے اور کیا کرے لہذا محمدی عدل و انصاف سے یہہ تجویز قرار پائی کہ خود خیر الماکرین ہی جہنم میں قدم رنجہ فرمائیں کیونکہ ایسی بیچارگیوں کا نتیجہ جیسی اوپر بیان کی گئی ہیں کچھ تو نکلنا ہی تھا۔ اب تو مشکل یہہ ہی کہ رہائی آپ کو دوزخ سے کیونکر ہو اگر نکلیں تو دوزخ خالی ہوتا ہی۔ لہذا دوزخ سے آپکی رہائی کے لئے نہ تو کوئی آیت قرآن میں ہی اور نہ کوئی حدیث ہی۔ واہ ای محمدی عدل و انصاف اپنے خدا کو بھی دوزخ میں ڈال بیٹھا ۔

ای محمدی صاحبان اب محمد صاحب کا پیچھا چھوڑو محمد صاحب کی تمام خود ساختہ تعلیم جو کتب مقدسہ سماوی سے نقل نہیں کی گئی بالکل خام خیالی اور بازیچہ طفلگی پر مبنی ہی۔ جیسا کہ نمونے کے طور پر عدل و انصاف نیک و بد کے بارہ میں پیش خدمت کیا گیا ہی۔ کیا محمد صاحب کی ایسی تعلیم سے کچھ تسلی مل سکتی ہی۔ کبھی تو حضرت نے کہا فلاں جپ سے گناہ معاف ہوتے کبھی کہا اتنی اتنی نمازوں اور کبھی کہا اتنے اتنے روزوں سے کبھی کہا حج اور عمرہ اور سنگ اسود کے چومنے سے۔ کبھی کہا جہاد کرنے جہادی ہتھیار بنانے جہادی گھوڑے پالنے وغیرہ سے گناہ رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ساتھ اسکے یہہ بھی کہا کہ جب مردہ قبر کے اندر جاتا ہی تو منکر و نکیر دو فرشتے قبر میں مردے کو جلا کر اُس سے سوال و جواب پوچھتے ہیں اگر ٹھیک نہ بتایا تو مار مار کر اُسے گرو کر دیتے ہیں فرمائیے کلمے جپتا مرا نمازیں پڑھیں پھر معافی حاصل کرنے کے باوجود یہہ حضرات کیوں گرد ہو گئے۔ اچھا یہہ شاید بھول سے آ گئے ہونگے۔ پھر جبکہ فلاں فلاں ورد و وظائف سے اور نمازوں وغیرہ سے گناہ معاف ہو گئے تھے تو پھر عدل کی ترازو کی تول تال میں کیوں امتحان کئے گئے۔ شاید یہہ بھی بھول سے ہوا ہوگا۔ اچھا صاحب جو ہوئے سو مرید تولے گئے۔ فرض کرو بھاری بھی نکلے تو پھر پل صراط یا دوزخ پر سے ہر ایک کے گذرنے کی کیا ضرورت۔ اگر آپ صاحب غور فرما کر صرف اپنی جانوں کے بچاؤ کے لئے محمد صاحب کی ہر ایک بات پر غور کریں تو آپکو صاف صاف آشکارہ ہو جاویگا کہ محمدیت میں تسلی ندارد ہی۔ ہرگز ہرگز محمد صاحب کی خود ساختہ تعلیم قبولیت کے لائق نہیں ہی۔ خداوند آپکو وہ سیدھا و سچا راستہ دکھاوے و ملاوے جسکو آپ لوگ ہر روز پانچ وقتی نمازیں مانگا کرتے ہیں اور وہ خداوند یسوع مسیح ہی جیسا کہ اُسنے خود فرمایا ہی۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے کے باپ کے پاس آ نہیں سکتا ۔

راقم

تامس ہاول بشیر از پنڈ داد نخان

تعلیم نسوان

اور

مسٹر گلیڈسٹون

گلیڈسٹون صاحب زمانہ حال کے بڑے بزرگوں میں سے ہیں عالم تو اُنسے زیادہ اَور بھی ہیں مگر اُن کی تمام صفات کو ملا کر دیکھا جائے تو صاحب موصوف اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ باوجود اِس کثرتِ کار کے انگلستان جیسے مُلک کے وزیر اعظم ہو کر صاحب موصوف ہر ایک قسم کی دینی اور علمی کتابوں کے مطالعہ کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔ علم یونانی میں آپ اعلیٰ درجے کے فاضل ہیں۔ علم الٰہیات اور مذہبی مباحثہ کا آپکو نہایت شوق

ہو۔ ہمیشہ اخباروں میں مضمون دیتے رہتے ہیں اور لکچر دینے کو بھی تیار ہیں۔ اپنے جنگل سے درخت اپنے ہاتھ سے کاٹنے کی فرصت بھی نکال لیتے ہیں +

کچھ عرصہ ہوا کہ دہلی کے ایک پادری صاحب ولایت تشریف لے گئے اور اُن کو گلیڈسٹون صاحب کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ پادری صاحب بیان کرتے ہیں کہ گرجا گلیڈسٹون صاحب کے گھر سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور واں ہر صبح گرجا میں نماز ہوتی ہو۔ گلیڈسٹون صاحب ہر روز خواہ آندھی چلے یا مینہہ برسے وقت معینہ پر سب سے اوّل ہی اوّل گرجا میں موجود ہوتے ہیں۔ اِس پیرانہ سالی میں اسقدر ہمّت و استقلال اُنکے مزاج میں ہو کہ بیان سے باہر ہو +

بلحاظ اپنی عزت اور رُتبے کے وہ اپنی بیٹیوں کی شادی بڑے بڑے خاندانی لارڈوں سے کر سکتے تھے مگر تب بھی اُنہوں نے ایسا پسند نہیں کیا اور اپنی پیاری بیٹیوں کی شادی متوسط درجہ کے لوگوں کے ساتھ کی۔ ملکہ معظمہ قیصر ہند کیطرف سے کئی دفعہ اُنکے لئے خطاب اور آنرز تجویز کئے گئے مگر اُنہوں نے ہمیشہ خطاب لینے سے اِنکار ہی کیا۔ لارڈ گلیڈسٹون کہلانا پسند نہ کیا اور سادہ مسٹر گلیڈسٹون کے نام سے نہایت خوش ہوتے ہیں۔ غرضیکہ جس پہلو سے اُنکی طرف دیکھا جائے کیا بلحاظ لیاقت علمی اور کیا بلحاظ دینداری اور راستبازی۔ صاحب موصوف ایک نمونے کے اِنسان ہیں +

گذشتہ مہینے ولایت کے ایک زنانہ مدرسہ میں تقسیم انعام کا جلسہ منعقد ہوا۔ اُس موقع پر گلیڈسٹون صاحب نے ایک تقریر کی جسکے دو ایک فقرے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں +

صاحب موصوف نے لڑکیوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ :-

اگرچہ گذشتہ ساٹھ سال کے عرصہ میں عورتوں نے بہت ترقی کی۔ یانتک کہ گذرے تین چار سالوں میں بہت عورتوں نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور یونیورسٹی کے مقابلہ کے امتحانوں میں بھی مردوں سے زیادہ درجے حاصل کئے اور عورتوں کے حقوق بھی پہلے زمانہ کی نسبت زیادہ تسلیم کئے جاتے ہیں اور اب بھی چند امور اُنکے حقوق کے متعلق زیر بحث ہیں مگر باوجود اِس سب ترقی کے ایک بات یاد رکھنے قابل ہو کہ خدائے تعالیٰ نے عورت کو ایک خاص کام کے واسطے مقرر کیا ہو جسکا ثبوت بکثرت مرد اور عورت کی سرشت میں ظاہر ہو اگر عورت اُس مقرر شدہ منصب کو چھوڑ کر دوسرے کاموں کو اختیار کرے تو کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی +

صاحب موصوف کے الفاظ مذکورۃ الصدر ہمارے اہل وطن کے غور کے قابل ہیں۔ خصوصاً ہمارے مسیحی بزرگوں کو اِس طرف توجہ فرمانی چاہئے کیونکہ ہماری رائے ناقص میں ہندوستانی مسیحی جو اپنی لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دے رہے ہیں سمجھتے ہیں کہ لڑکیاں مثل لڑکوں کے **آزاد** ہیں اور اکثر مسیحی لڑکیاں اِس قسم کی تعلیم و تربیت پاتی ہیں کہ اُنکی تعلیم کا اصل مطلب **فوت** ہو جاتا ہو +

دوسرا فقرہ صاحب موصوف کی تقریر میں یہہ تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ پچاس سال کا عرصہ گذرتا ہو کہ اُنکی ایک ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اور مُلکی معاملات پر گفتگو ہوتی رہی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا مسٹر گلیڈسٹون فرقہ ٹوری انگلستان کو بچا نہیں سکتے۔ اور نہ فرقہ وِیگز مگر مُلک کی ترقی انگلستان کی **ماؤں** (Mothers) کے ہاتھ میں ہو۔ عورت کی تعلیم کا انجام یہہ ہو کہ وہ ایک اچھی **ماں** بنے اگر ہر ایک خاندان میں اچھی ماں ہو تو وہ مُلک ترقی کر سکتا ہو ورنہ لکچروں۔ اخباروں اور کانگرسوں سے کچھ فائدہ نہیں +

راقم

موہن لعل از امرتسر

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں

میں نہایت ممنون ہونگا اگر آپ مہربانی کر کے مندرجہ ذیل سوالات کو اپنے اخبار میں چھاپ کر اپنے لائق ناظرین کے جوابات سے مجھے مشکور فرماویں +

سوالات

(۱) آیا خادم کو روا ہو کہ جب تک وہ کسی شخص کی بابت پورے طور سے یقین حاصل نہ کرے کہ اُسنے روح القدس کا بپتسمہ پایا ہو پانی کا بپتسمہ دیوے؟ +

(۲) کیا وہ جو از سرِ نو پیدا نہیں ہوا مسیح کے بدن کا عضو ہو سکتا ہو؟ اگر نہیں تو کیا ضرور ہو کہ ہم یہہ یقین حاصل کریں کہ وہ از سرِ نو پیدا نہیں ہوا اُسکو مسیحی کہیں جب کہ درحقیقت وہ مسیحی ہوا ہی نہیں؟

(۳) کیا کوئی پیمانہ ہو جس سے ہم جان سکیں کہ فلاں شخص از سرِ نو پیدا ہو چکا ہو؟ اور نئے متلاشی کو کسطرح اور کب تک اُسکے لئے آزمانا چاہئے؟

(۴) کیا وہ جو از سرِ نو پیدا نہیں ہوا منادی کے کام پر مقرر کئے جانیکے لائق ہو؟ اگر نہیں تو جو ایسے مناد ہیں اُنکے مقرر کرنے میں کسکا قصور ہو؟ اور اُس روپیہ کے بیجا خرچ کا جو اُنکے لئے خرچ کیا جاتا یا اُس نقصان کا جو اُنکے سبب سے کلیسیا کو ہوتا ہو کون ذمہ وار ہو؟

(۵) کیا کوئی پیمانہ نہیں ہو جس سے کہ ہم پہچان سکیں کہ کون خدا سے اِس کام کے لئے بُلایا گیا ہو؟

(۶) کیا ہندوستانی کلیسیاؤں کی موجودہ رُوحانی حالت تسلّی بخش اور اچھی ہو؟ اور کیا ہندوستانی کلیسیاؤں میں کسی قسم کے ریفارم کی ضرورت نہیں؟

(۷) کیا خادم الدین کا فرض نہیں ہے کہ اپنی کلیسیا کے ہر ایک شریک اور واعظ کی دلی حالت کو جہاں تک ہو سکے ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے سچا علم حاصل کرے؟

(۸) خادم الدین کو ہر ایک شریک اور واعظ کا حال معلوم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

(۹) اگر خادم الدین جان لے کہ اُسکی کلیسیا کے بعضے شریک یا واعظ اگرچہ ظاہرا نیک چلن ہیں مگر از سرِ نو پیدا نہیں ہوئے تو کیا کرنا چاہیے؟ اور جنکا ظاہری چلن بھی بُرا ہو تو اُنکے لئے کیا کرنا چاہیے؟

(۱۰) کیا یہہ مناسب ہے کہ وہ جو خدا کے سچے منادی ہیں اور وہ جو خدا کے سچے مناد نہیں ہیں ملکر کام کریں؟ کیا ایسے کام کو خدا مکروہ اور نفرت کے لایق نہیں سمجھیگا؟

(۱۱) کیا درست ہے کہ نئی زندگی یافتہ مسیحی اور نام کے مسیحی ملکر ایک ہی گلے میں شامل رہیں؟ کیا وہ امن سے اس حالت میں رہ سکتے ہیں؟ کیا نئے مرید نام کے مسیحیوں کی زندگی کی تاثیر سے ٹھوکر نہ کھاوینگے؟ رقم تنہائی ایل پرچمس
از سہارنپور

گجرانوالہ کے ایک مسیحی مستفسر صاحب کو جواب

جناب مستفسر صاحب ۔ نیاز ۔ نور افشاں نمبر ۳۴ جلد ۱۸ صفحہ ۶ ۔ کالم اول ۔ میں بعنوان جواب طلب آنجناب کے تین سوال درباب عدم ضرورت پاسٹر مرقوم تھے لہذا جواباً التماس ہے کہ اس نیاز نامہ کو بغور ملاحظہ فرمائیے ÷

آپ کا پہلا سوال پاسٹر کے ہونے کی

کلیسیا کو کیا ضرورت ہے جس حال کہ پادری موجود ہے ÷

جواب ۔ جب ایک شخص چند عہدوں پر مامور ہو تو سب کو پورے طور سے کیونکر انجام دہ ہوگا کیا یہہ بھی دنیاوی امور ہیں جو بلا تعمیل زبانی بھگت جاینگے ۔ پس بدیں صورت پادری اسکولوں کو دیکھینگے یا منادوں کے فرایض محہ تعمیل و داد و ستد یا غیر اقوام کی بہتری یا کلیسیا کی پاسٹری یا دیہات کا دورہ ÷

آپ کا دوسرا سوال ۔ پادری اور پاسٹر

میں کیا فرق ہے ÷

جواب ۔ گو پاسٹر پادری سے کم نہیں تاہم تفاوت ماموری خود بخود ظاہر کرتی ہے کہ پادری رمہ ہائے گم شدہ و نا آشنا راہ کی جستجو میں اور پاسٹر اپنے مرغزار کے گوسپندوں کی حفاظت اور چرائی میں شاغل رہتا علاوہ ازیں جو چوپان چراگاہ سے روزمرہ باہر کے بیابانوں میں پھرا کرے تو اپنے گھر کی بھیڑوں کی کس طرح پاسبانی کر سکتا ہے جب تک کہ دوسرا پاسبان نہ ہو ÷

آپ کا تیسرا سوال ۔ پاسٹر سے

کونسی باتیں اور فواید کلیسیا کو پہنچتے ہیں جو پادری سے نہیں پہنچ سکتے ÷

جواب ۔ اوّل تو بہر حال اس سوال کا جواب ہمارے اوپر کے دونوں جوابوں سے متعلق ہے اور اپنا جواب اپنی تسطیر سے پیشتر اوپر پا چکا ہے مگر اسکو بھی بیجواب چھوڑنا مناسب نہیں دیکھیے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے جب شاگرد دو دو کرکے بھیجے تھے تب کیا سبب تھا اور کونسی باتیں اور فواید تھے جو ایک سے پہنچ سکتے تھے اور دوسرے سے نہیں ۔ اب اس سے زیادہ اور کیا گذارش ہووے ۔ والسلام

راقم ۔ آپ کا مسیحی دوست ملک رشنخاں انجیلی مبارز معلم اول مشن اسکول شہر بھیچ

(اگر یہہ مکتفی نہ ہوگا تو باقی پھر)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

مہربانی کرکے چند لفظونکو نور افشاں میں درج فرماویں ۔ بندہ نہایت مشکور ہوگا ۔ ۲۱ ۔ اگست ۱۸۹۰ء مین بھائی مسیحی مستفسر گجرانوالہ کا سوال تھا ۔ جنکے جواب میں بھائی مسلہ گجرانوالہ نے بھی بیبل کے چند حوالوں سے کچھ قلم بند کیا ۔ اور نیچے یہہ الفاظ لکھے ہوئے تھے کہ سایل ان جوابوں سے تسلی پذیر ہوگا ۔ یہہ تو بندہ کو معلوم نہیں کہ سایل کی تسلی ہوئی ہے یا نہیں ۔ مگر میں اُس بھائی سے التماس کرتا ہوں کہ فدوی کی طمینان نہیں ہوئی ۔ اور جو حوالے دیئے گئے ہیں اُن سے آپکا طلب کیا تھا ۔ جو کچھ لکھا سو بہت عمدہ لکھا مگر تو بھی مہربانی کرکے اُسی سوال کو غور سے پڑھکر اس فرق کو صاف صاف ظاہر کر دیویں ۔ تاکہ ناقص سمجھ کی بھی اطمینان ہو جاوے ÷

الراقم
نظام الدین دوسوہا

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

جواب کے دینیوالے نے میرے سوال کو نہیں سمجھا اور نہ وہ مقصد کو پہنچے ÷

جواب ۔ پادری اور پاسٹر میں کیا فرق ہے آپکو لازم تھا کہ پہلے ان دونوں لفظوں میں فرق بیان کرکے پھر پادری کے موجود ہونے پر پاسٹر کی ضرورت اور اُسکی خوبیوں کا ذکر کرنا ۔ ا ۔ آپ کو میری صلاح ہے کہ آپ پھر سوال کو دیکھیں تاکہ بخوبی آپ کی سمجھ میں آجائے ÷

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ÷ کیں رہ کہ تو میروی بترکستانست

راقم ۔ یونس یوفس

جناب اڈیٹر صاحب تسلیمات

اگر آپ مندرجہ ذیل سوال درج اخبار فرمائیں تو عین مہربانی ہوگی

جواب طلب

کیا یہہ ممکن ہے کہ ایک دیندار عیسائی وکالت کا پیشہ اختیار کرے ۔ ایک عمدہ وکیل بنے اور سچائی پر قایم رہے؟

راقم ۔ ایک محقق از ملتان

واقعات اور رائیں

دوست محمد خان صاحب وکیل چیف کورٹ کی یہہ رائے کہ با محاورہ اردو ترجمہ قرآن کی ضرورت ہو مسلمانوں کے لئے لایق تائید و مفید ہو۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ بہت مسلمان کہا کرتے ہیں کہ نماز میں اُن کا دل نہیں لگتا اور نماز پڑھتے ہوئے بہت سی بھولی ہوئی باتیں اُنکو یاد آجاتی ہیں۔ اُن کا دل کیا خاک لگے جبکہ وے یہہ نہیں جانتے کہ خدائے تعالیٰ کے حضور میں ہم کیا کہہ رہے ہیں کیا ہمارا ایسا کرنا گستاخی میں داخل نہیں؟ کیا ہم کسی ادنیٰ سے ادنیٰ حاکم کے روبرو بغیر سزا کے ایسا کر سکتے ہیں کہ اُسکے ساتھہ نامعلوم زبان میں باتیں کریں؟ بعض حضرات کو یہہ وہم دامنگیر ہو کہ ترجمہ کے شایع ہونے سے اصل قرآن گم ہو جائیگا جیسا کہ بیبل کا اصل گم ہو گیا لیکن یہہ دلیل اُن کی ناواقفیت پر محمول ہو۔ باوجودیکہ بیبل کے ترجمے قریباً تمام دنیا کی زبانوں میں ہو گئے لیکن اصل اُس کا ابتک موجود ہو اگر کسی کو باور نہ ہو تو میرے پاس یونانی زبان میں انجیل مقدس آکر دیکھہ لے۔ خان صاحب موصوف رائے دیتے ہیں کہ اگر اس کام کو محمڈن ایجوکیشنل کانگرس اپنے ذمے لے تو چندہ دینے میں حسب توفیق وہ بھی تیار ہیں۔ اُن کی رائے کی پوری کیفیت جو پیسہ اخبار میں شایع ہوئی ہو قابل مطالعہ ہو+

وزیر الملک ناقل ہو کہ ہائیکورٹ الہ آباد نے ایک فیصلہ میں آمین بالجہر کہنے کی ممانعت کی ہو۔ چونکہ نماز اخفا اور جہر دونوں صورتوں میں ہو سکتی ہو اسلئے جہر کو باعثی اور فساد کا سبب قرار دیا ہو+

حقیقت میں بہت تھوڑے آدمی ہیں جو کہ بغرض اتباع شارع اسلام امین بالجہر کرتے ہیں ورنہ اکثر تو فریق مخالف کی چھیڑ چھاڑ اور ضد و مخالفت کی وجہ سے یہہ فعل کرتے ہیں جس کی اجازت اسلام ہرگز نہیں دیتا۔ اِسی قسم کے ضدّی جہلا اَور کئی لفظ منہہ سے نکال دیتے ہیں جس سے بہت بڑے فساد پیدا ہوتے ہیں۔ جو کام کہ ہائیکورٹ الہ آباد نے کیا وہ علما کا کام تھا مگر افسوس کہ علما کا گروہ ایسا لفظی بحث اور نفسانی خنجر میں ڈوبا ہو کہ اُن کو اسلام کے عروج و زوال سے سروکار نہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ زمانہ کا رخ کیا ہو اور موجودہ حالت میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے۔ کن بواعث سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں وغیرہ (نور افشاں) مسلمانوں کی تباہی کا مقدم سبب یہہ ہو کہ وے حرف کے (جو مار ڈالتا) پیرو ہیں لیکن روح کی (جو جلاتی ہو) پیروی نہیں کرتے اور جبتک کہ وے روح القدس سے مدد حاصل نہ کریں روح فنا اُن میں سے ہرگز نہ جائیگی+

مولوی حسن علی صاحب واعظ اسلام انگلستان میں جانے کی ایک مدت سے کوشش کر رہے ہیں۔ اب سُنا جاتا ہو کہ حیدرآباد کی انجمن حمایت اسلام نے اُن کو لورپول کو بھیجنے کی تجویز کی ہو تاکہ وہاں جاکے اُن نو مسلم یورپین لوگوں کو جن کے مسلمان ہونے کی خبر ہر ایک محمدی اخبار لکھتے ہوئے پھولا نہیں سماتا دین اسلام کی تعلیم دیں۔ مگر در حالیکہ حیدرآباد میں بہت معزز و مقتدر مسلمان ایسے ہیں جنکی نسبت اخبارات میں دیکھتے ہیں کہ وے بجز مرغبازی و شیربازی ...... وغیرہ کے جس میں ہزارہا روپیہ برباد کر رہے۔ اور گڑیوں کی شادیوں میں زر کثیر خرچ کرتے ہیں اسلام کے لئے کچھہ نہیں کرتے اُنہیں اِس حالت پر ملامت میں چھوڑ کر دین اسلام غیر ملکوں میں سکھلانے چلے ہیں تو مولوی صاحب پر یہہ مقولہ صادق آتا ہو۔ تو کارِ زمیں را نکو ساختی+ کہ با آسمان نیز پرداختی+ انجمن حمایت اسلام حیدرآباد کا فرض ہو کہ پہلے اپنے گھر کو درست کرے اور پھر باہر کی فکر کرے تو مناسب معلوم ہوگا+

عمرہائے سلاطین عظام یورپ بقول مدراس پروگرس حسب تفصیل ذیل ہیں۔ یورپ میں سب بادشاہوں سے زیادہ عمر رسیدہ نیدر لینڈ کے بادشاہ ولیم سیوم ہیں جن کی عمر فی الحال نہتر ۷۳ برس کی ہو۔ اِن کے بعد بادشاہ ڈنمارک ہیں جن کی عمر ۷۲ برس کی ہو۔ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی ۷۱، ورٹمبرگ کے بادشاہ کی ۶۷۔ سیکسنی کے بادشاہ کی ۶۲ سویڈن اور ناروے کے بادشاہ کی ۶۱ شہنشاہ آسٹریا کی ۶۰ بلجیئم کے بادشاہ کی ۵۵۔ رومینیا کے بادشاہ کی ۵۱ سلطان ٹرکی کی ۴۷۔ اِٹلی کے بادشاہ کی ۴۶۔ زار روس کی ۴۵ ہیلینس کے بادشاہ کی ۴۴۔ بیویریا کے بادشاہ کی ۴۲ شہنشاہ جرمن کی ۳۱۔ پرتگال کے بادشاہ کی ۲۶۔ سرویا کے بادشاہ کی ۱۳۔ شاہ اسپین کی ۴ برس کی عمر ہو۔ ڈنمارک کی کوئین کانسرٹ کی عمر ۷۳ برس کی ہو اور پوپ لیو سیزدہم ۱۳ اکیاسی برس کے ہیں+

مکتی فوج۔ دُنیا کی مکتی فوج کا پچیسواں ۲۵ سالانہ جلسہ ۱۵ جولائی کو کرسٹل پیلس انگلستان میں منعقد ہوا۔ وقت نہایت خوشنما اور جلسہ کی کیفیت دلربا تھی۔ حاضرین میں سے عہدہ داران فوج سے پچاس ہزار افسر اور سپاہی۔ چار ہزار باجہ نواز۔ اور پانچ سو وکلا کی ممالک غیر شامل تھے۔ جنرل بوتھہ مکتی فوج کے بانی میر مجلس قرار پائے اور اُنہوں نے اپنے ایڈریس میں بیان کیا کہ آج دنیا کے ۳۵ ملکوں میں مکتی فوج کام کر رہی ہو کہ جہاں دو ہزار آٹھہ سو اُنتیس کور ۵۶ ۸ آوٹ پوسٹ اور ۹۲۰۰ افسر موجود ہیں۔ گذشتہ چار سال میں اُنکے جلسوں کی تعداد ...... ۱۳۶ سے ...... تک بڑھ گئی ہو اسکے علاوہ اُنکے کئی انسر مختلف کاموں پر مقرر ہیں مثلاً ۲۵ تو ایسے ہی مقام ہیں کہ جہاں سے گنہگاروں کو بچایا جاتا ہو۔ ۶۵ خوراک کے انسر ہیں۔ اور ۹ خوراک کے ڈپو قایم ہیں۔

جرمنی ناروے سویڈن ہندوستان اسٹریلیا اور افریکہ میں انکی فوج بہت ترقی کر رہی ہو۔ اور ان کا ارادہ جاپان پر ایک دھوان دھار حملہ کرنے کا ہو۔ جنرل بوتھ نے کرسٹل پیلس کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ جو لوگ ہماری فوج کے جوبلی تک زندہ رہینگے یعنی آج سے پچیس سال بعد تک تو وہ دیکھینگے کہ مکتی فوج کا ایک اپنا ایسا ہی عالیشان کرسٹل پیلس ہوگا۔ روئیداد جلسہ ختم ہونیکے بعد میں ہزار آوازین گانے لگیں اور ایک ہزار طنبور نے انکی امداد کی۔ اس بیان کے سننے سے جو لوگ گوش شنوا اور چشم بینا رکھتے ہیں وہ تعجب کرنے سے نہیں رک سکتے کہ کس طرح ایک شخص (جنرل بوتھ) نے پچیس سال گذشتہ میں یہہ اتنا بڑا کام کر لیا ہو کہ جسکی روز افزون رونق اور ترقی کی کوئی حد ہی نہیں ✣ پیسا اخبار

دوربین لاہور ایک نئی بات لکھتے ہیں کہ ہر کمابائی نے ولایت میں ایک تقریر کی جسمیں ہندوستان کی شادی صغیرسنی پر بھی کچھہ الفاظ تھے۔ جس کا سبب ہند میں اُنہون نے کچھہ ایسا ظاہر کیا ہو جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ کہتی ہیں۔ کہ ہندوؤں میں اس قبیح رسم کی پہلے بالکل چال نہ تھی بلکہ جب سے مسلمانوں نے ہند پر حملے کرنے شروع کئے تب سے یہہ رسم نکلی ہو کہ مسلمانوں کی اُس زمانہ میں یہہ عادت ہو گئی تھی کہ ہندؤں کی جوان جوان بن بیاہی لڑکیوں کو جبراً لے جایا کرتے تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے یہہ قاعدہ جاری کر دیا کہ وہ بہت ہی چھوٹی عمر میں لڑکیوں کی شادی کر دیا کرتے تھے تاکہ شوہر کی حفاظت کا نام تو ہو جائے۔ مگر آج کل وہ رسم کچھہ کی کچھہ ہنکر وبال جان ہو گئی ✣

وہی اخبار لکھتا ہو کہ مسلمان بلّی کی عزت اِس لئے کرتے ہیں کہ محمد صاحب کو بلیوں سے بہت محبت تھی۔ اُنکے پاس ایک خوبصورت بلی تھی جس کا نام موایزا تھا۔ وہ اُس کو بہت پیار کرتے تھے۔ ایکدن یہہ موایزا حضرت کے چوغہ کے دامن پر آرام سے سوتی تھی کہ حضرت کو نماز کے لئے بلایا گیا۔ آپنے مناسب نہ سمجھا کہ بلی کو آرام کی نیند سے جگائیں اتنا دامن کاٹکر اُٹھہ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔ چنانچہ اسی لحاظ سے بلی کی ابتک عزت کیجاتی ہو اور مسلمان لوگ اُسے پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جہلائے اسلام میں یہہ روایت مشہور ہو کہ اگر بلی کو مارنا ہو تو لکڑی کے اوپر روئی لپیٹکر اُسکو مارنا چاہئے تاکہ چوٹ نہ لگے ✣

سراج الاخبار ناقل ہو کہ ضلع کالیکٹ میں جہاں ہیضہ پھیلا ہوا ہو ایک مولوی صاحب نے دعوی کیا کہ مین سب بیماریوں کا حاکم ہوں اگر چار ہزار روپیہ جمع کرو تو ہیضہ کو دور کر دونگا جب روپیہ جمع ہو گیا تو مولوی صاحب معہ روپیہ غایب ہو گئے ✣

مہذب بیان کرتا ہو کہ بقول جعفر ہندوستانی کیسی شرم کی بات ہو کہ انگریزی گورنمنٹ میں لائق لوگوں کی طرف سے مُسکرات کے روکنے کی کوشش کیجاتی ہو اور ریاست رام پور نے (جو اسلامی ریاست ہو) محکمہ آبکاری جاری کر دیا۔ واقعی ایسے مسلمان اُن بنگالی بی بیوں سے بھی بدتر ہیں جنہوں نے شراب کی دکانیں کم کرانیکے لئے لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال کی خدمت میں درخواست کی ہو ✣

ٹریبیون لاہور پر ایک آرٹیکل کی بنا پر جو اس میں چھپا تھا منجانب شیخ قادربخش صاحب انریری مجسٹریٹ و پریزیڈنٹ میونسپلٹی قصور لائبل کی نالش کیا چاہتے ہیں۔ کہا جاتا ہو کہ لائبل بددیانتی سے شایع کیا گیا جس کا منشا یہہ تھا کہ اُنکی عزت کو نقصان پہنچے۔ (**نورافشاں**) مثل مشہور ہو کہ اونٹ جبتک پہاڑ کے نیچے سے نہ گذرے سب چیزوں کو اپنے سے چھوٹی تصور کرتا ہو ✣

پٹیالہ اخبار ناقل ہو کہ ایک مدت سے انارکلی بازار میں لوگوں کے پاس دوانی چوانی کی قسم سے قلبی سکے تھے۔ یہہ سکے ایسے اصلی سکوں سے مشابہ تھے کہ اٹھارہ برس کے ایک لڑکے کا جو چلانیوالا انکا بتہ نہ لگا تا آنکہ اُس نے ایک حلوائی کی دوکان پر دوانی دی اور اسکی فوراً جانچ ہوئی تو معلوم ہوا کہ قلبی ہو اور وہ گرفتار ہوا یہہ شخص لودیانہ سے آیا تھا ان سکوں سے تھیلی بھری تھی اور اُسکے پاس ۳۰ سکے نکلے۔ عندالثبوت مجرم دو سال قید شدید کی سزا ملی۔ ایک مرتبہ پہلے بھی اسکو سزا مل چکی ہو۔ لودیانہ کے حکام نے لکھا ہو کہ مجرم جیلخانہ سے بھاگا ہو جہاں اسکو ایسے ہی جرم پر قید کی سزا ملی تھی ✣

تاج الاخبار راولپنڈی لکھتا ہو کہ لفٹنٹ گورنر صاحب بنگالہ بہار میں دورہ کر رہے تھے۔ کئی کالستہ انجمن نے درخواست کی کہ ہمارا ایڈریس قبول ہو۔ لیکن لفٹنٹ گورنر نے اِس بنا پر ایڈریس لینے سے انکار کیا کہ اُنکی جماعت ہندو جماعت کی ایک شاخ ہو۔ اِس باعث گروہانہ ایڈریسوں کو لفٹنٹ گورنر پسند نہیں کرتے ✣

بنگال میں بہت سی عورتوں نے ایک درخواست لفٹنٹ گورنر صاحب کو دی ہو۔ کہ وہ شراب کی دکانیں خاص کلکتہ اور دیہات سے کم کر دیں۔ ان عورتوں کے اِس بیان میں بہت کچھہ اثر ہو کہ ان کے بچے۔ خاوند۔ اور عزیز سب شراب کی وجہہ سے تباہ ہوتے ہیں۔ (**نورافشاں**) شاباش بنگالوں تم نے مسلمانوں سے بہتر نمونہ دکھلایا۔ چنانچہ رامپور میں جو اسلامی ریاست ہو محکمہ آبکاری جاری کیا گیا۔ اور تم اُسکے خلاف ہو۔ شاید رامپور والوں نے سورۂ نحل کے اُس قول پر کہ تتخذون منہ ثمرات النخیل والا عناب سکراً و رزقاً حسنا عمل کر لیا ہو ✣

مسٹر واربرٹن صاحب کی جانب سے جو مقدمہ اخبار ٹریبون لاہور پر دایر ہو اسکی کارروائی جمعہ کو شروع

ہوئی اور سنیچر کے روز جبکہ مسٹر وار برٹن کے اظہارات قلبند ہو کر ختم ہوئے۔ سردار دیال سنگھ صاحب مالک مطبع ٹریبیون نے عدالت میں حاضر ہو کر اپنا تحریری بیان پیش کیا جس میں اُن آرٹیکلوں کی نسبت جنپر استغاثہ مبنی ہو ذمہ واری سے بالکل انکار کیا گیا۔ کیونکہ بروے زبانی اقرار نامہ ایڈیٹر صاحب بالکل مجاز تھے کہ جو چاہیں شایع کریں۔ ایڈیٹر صاحب نے بھی تحریری بیان پیش کیا جس میں اُنہوں نے کل ذمہ واری اپنے سر پر لی۔ اور مسٹر وار برٹن کی والدہ کے بارہ میں جو کچھ لکھا گیا اسکی نسبت معذرت پیش کی۔ اسی طرح پرنٹر نے بھی ایک علحدہ بیان پیش کیا۔ جس میں یہہ عذر تھا کہ وہ آرٹیکلوں کے منشا سے ہرگز واقف نہ تھا کیونکہ وہ خواندہ نہیں ہو اور اس لئے وہ انکو سمجھ نہیں سکتا۔ اسی روز عدالت کے برخاست ہونے سے پہلے مسٹر وار برٹن نے مسٹر ہوکنین سکول ماسٹر گجرات پر ٹریبیون کے پاس وہ چٹھی بھیجنے کی علت میں استغاثہ دایر کیا جو ۲۸ جون کے پرچہ میں شایع ہوئی۔ اور جس میں مسٹر وار برٹن صاحب کی والدہ پر الزام عاید کئے گئے تھے +

ہمارے نامہ نگار پالم پور ضلع کانگڑہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں کے مدرسہ میں ایک مار سیاہ جو اُس ملک میں کہرّا کہلاتا اور جسکے مارنیوالے کو ایک روپیہ سرکار سے انعام ملتا ہو اچانک گھس آیا جسکو دیکھکر لڑکے بلا تحاشہ بھاگے۔ ایک لڑکے مسمی کاشی رام نے بھاگتے بھاگتے ایک پتھر پھینکا جو سانپ کے سر پر لگا اور وہ حرکت کرنے سے باز رہا تو استادوں اور لڑکوں نے چاروں طرف سے اُس پر پتھر پھینککر مار ڈالا۔ خیر گذری کہ کسی لڑکے کو نقصان نہ پہنچا سکا +

صاحب راجپوتانہ گزٹ لکھتے ہیں کہ ایک مہینے سے ہاروتی میں ٹڈیوں کا بڑا غوغا ہو۔ راج کی طرف سے حکم ہو کہ انکو ماریں۔ اور جلادیں۔ چنانچہ سب حاکم اور سپرنٹنڈنٹ مفصلات میں اِس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اور خود مہاراج پرتاب سنگہ صاحب اور ایجنٹ صاحب دو دو اور تین تین ہزار آدمی لیکر ٹڈیوں کو مارنے کے واسطے جاتے ہیں۔ مگر اس بے تعداد لشکر میں کچھ کمی محسوس نہیں ہوتی۔ اِس نے بہت سے گانؤں کے درخت اور کھیتوں کو چاٹ کر صاف کر دیا ہو +

دہلی۔ کوچہ پنجہ بندان واقع بازار چاندنی چوک میں دو مزدور ایک مکان میں لگے ہوئے تھے۔ یکایک مکان گر گیا۔ بیچارے مزدور دب گئے۔ ڈیڑہ گھنٹہ بعد اُنکی لاش کی تلاش میں مکان منہدم کھود آگیا تو ملبہ ہٹانے کے بعد دونوں صحیح و سالم نکلے۔ اور بیان کیا کہ جسوقت مکان گرا تو ہم کو ایک اندھیرا اور اندھی سی چلتی معلوم ہوئی اور ہم بیہوش ہو گئے اور لیٹ گئے ہم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچی +

ماہ جون ۱۹۰۹ء پنجاب میں اُنچاس ہزار چار سو تین بچے پیدا ہوئے جنمیں ۲۶ ہزار ۶ سو ۸۰ لڑکے اور ۲۲ ہزار ۷ سو لڑکیاں تھیں۔ اسی مہینے میں جو لوگ پنجاب میں فوت ہوئے اُنکی تعداد ۴۵ ہزار ایکسو ۳۱ تھی۔ اُنمیں ۶ سو ۶۱ تو ہیضہ سے مرے ۵۲۵ چیچک سے ۳۹ ہزار ۵ سو ۴۵ بخارات سے ۴۳ خودکشی سے ۳۴ زخموں سے ۵۸۴ صدموں سے ۱۲۳ سانپوں اور جنگلی جانوروں سے اور ۴۰۴۷ دیگر مختلف بواعث سے ضایع ہوئے +

انگلستان میں ایک شخص نے عجیب و غریب تار پیڈو ایجاد کیا ہو جسکے عوض میں گورنمنٹ نے موجد کو سولہ لاکھ روپیہ انعام دیا اور آیندہ ۵ سال کیلئے پندرہ سو روپیہ ماہوار وظیفہ اُسکو دینا منظور کیا ہو۔ موجد شخص اسٹریلیا کا باشندہ ہو۔ یہہ طاقتیں سائنس کی ہیں جس سے انسان ایسی ایجادیں اور اختراعات پیدا کرتا ہو اور انکی قدردانی بھی اہل یورپ و امریکہ ہی کا خاصہ ہو +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

کلکتہ میں ۱۷۔ اگست کو ایک ولیسی بیوہ کی تحقیقات ہوئی جسنے اپنے نوزاد بچہ کو شارع عام میں چھوڑ جانے کے بعد دریا میں کود کر خودکشی کی +

ہوشنگ آباد کے ڈپٹی کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک شخص نے پیپل کے پتہ میں لپٹی ہوئی ایک چیز پیش کی کھولکر دیکھا گیا تو کٹی ہوئی ناک تھی۔ شخص مذکور نے اپنی جورو کی ناک کاٹی اور خود ہی جاکر عدالت میں پیش کر دی +

عدالت آگرہ میں مہاراجہ صاحب بھرت پور نے ۲ لاکھ کی مالیت کا مقدمہ سیٹھ لچھمن داس صاحب سی۔ آئی ای پر دایر کیا تھا۔ انجام بہ صلح ہوا +

ریاست رامپور سے ایک خیر خواہ اسلام لکھتے ہیں کہ یہاں ایک کارخانہ آبکاری کھولا گیا ہو جس سے ہندو و مسلمان رعایا میں ایک نفرت پیدا ہو گئی ہو +

بلند شہر میں ایک شیعہ صاحب نے اِس شدت و زور کے ساتھ ماتم کیا کہ بہ حب علی و ماتم حسین اُنکا دم نکل گیا +

نامہ نگار مہر نیمروز نگینہ سے لکھتے ہیں کہ یہاں کے تعزیہ بڑے احتشام سے اُٹھے جو تعداد میں ۳۵ تھے اسی مجمع میں ایک حاملہ عورت نے بچہ جنا اور ایک شخص ماتم کرتا کرتا مر گیا +

پٹیالہ دربار کی طرف سے میاں عبد الرحیم ساکن انبالہ ایک شیعہ جو ابھی نوکر ہوئے تھے اور پہلے کونسل کے عہد میں برخاست کئے گئے تھے پولیٹکل چال کے لئے وکیل المور مقرر کئے گئے ہیں +

ہفتہ مختتمہ ۳۰۔ اگست ۱۹۰۹ء تک پنجاب میں ۱۹۳۶ آدمیوں کو ہیضہ ہوا جنمیں ۱۹۰۷ آدمی فوت ہوئے +

بٹالہ انجمن اسلام کے پریزیڈنٹ مولوی قدرت اللہ بباعث غبن کرنے انجمن کے روپیہ کے پریزیڈنسی انجمن سے خارج کئے گئے +

اخبار نوویریمیا ناقل ہو کہ اسحاق خان قدرتی طور پر روسی رعایا ہوا چاہتا ہو اور روسی فوج میں داخل ہونے کی اُسکی دلی خواہش ہو +

وہی اخبار لکھتا ہو کہ امیر بخارا اپنی فوج میں روسی یونیفارم داخل کریگا اور اُس نے التجا کی ہو کہ روسی اُستاد اس مطلب کے واسطے عاریتاً دیئے جاویں +

سلطان نے مذہبی حقوق قایم رکھنے اور ارمنیا والوں کی شکایتیں رفع کرنے کا وعدہ کیا ہو اس لئے پٹریارک نے اپنا استعفا واپس لے لیا

قسطنطنیہ - ۵ سپٹمبر - سیلونیکا میں سخت آتش زدگی ہو رہی ہو - قصبہ کے تمام یورپین کوارٹر تباہ ہو گئے ہیں - اور ۱۲ ہزار باشندے بے خانماں پھر رہے ہیں +

واشنگٹن واقع امریکہ میں عورتوں کی ایک رجمنٹ کو فوجی خدمات کے واسطے پرائیوٹ طور پر تعلیم دی گئی ہو +

گلیشیا کی عورتوں نے شہنشاہ آسٹریا سے درخواست کی ہو کہ عورتیں فوج میں بھرتی کیجائیں +

چین کے لوگ جو کہ ہر ایک مغربی جدید و مفید چیز کو بنظر حقارت دیکھا کرتے ہیں وہ ٹیکا لگوانے پر خوش ہو گئے ہیں اور اُس کے فوائد کو تسلیم کرتے ہیں +

امیر کابل در پردہ ایک جہاد کی تیاری کر رہے ہیں جس کی افواہ دور دور پھیل رہی ہو - مستریاںن کو حکم ملا ہو کہ کارتوس والی بندوقیں جلد تیار کی جائیں - ابھی تک معلوم نہیں کہ یہہ جہاد روسیوں یا انگریزوں کے ساتھ ہوگا +

ولایت میں ایک غبارہ نئی قسم کا ایجاد ہوا ہو جس کے ذریعہ سے سمندر کے درمیانی حالات بخوبی معلوم ہو سکا کریں گے +

روس اپنے متعدد پولٹیکل ایجنٹوں کے ذریعہ ریاستہائے بلقان میں بلگیریا کی مخالفت کی روح زور سے پھونک رہا ہو +

آسٹریلیا سے اب کے موسم سرما میں دو افسر قواعد دیکھنے کے لئے ہندوستان میں آئینگے مگر ابھی تک نام نہیں ظاہر کئے گئے +

گورنمنٹ نے دکن کے سرداروں اور چند انڈین چیفس کی درخواست کو نامنظور کیا - وہ درخواست یہہ تھی کہ پونا میں وہ لوگ ایک جنگی تعلیم کا مدرسہ ڈیوک آف کیناٹ کی یادگار میں کھولا چاہتے تھے +

لوئر براونس میں جوان جوان لڑکیاں اور عورتیں افیون کھا کر ایسی کثرت کے ساتھ خودکشی کرنے لگیں ہیں کہ وہاں کے باشندوں نے مجبور ہو کے گورنمنٹ سے درخواست کرنے کا ارادہ کیا ہو کہ وہاں کھلے طور پر بازاروں میں افیون فروخت نہوا کرے +

سوات سے سیول و ملٹری گزٹ کو خبر ملی کہ ۲۴ - اگست کی رات کو طہماسپ خان اتمار کے خان قتل کئے گئے - اِن کو انہیں کے ایک کافری ملازم نے چھریوں سے مار ڈالا اور فرار ہو گیا - خان مقتول کا بیٹا کافرستان پر چڑھائی کرنیوالا ہو +

راجپوتانہ گزٹ اجمیر مخبر ہو کہ دو تین روز سے دھوپ اور گرمی اس بلا کی پڑتی ہو کہ ہرن کالے ہوتے ہیں - پانی کی ایک بوند نہیں برستی - زراعت سب جل کر خاکستر ہو گئی - گندم ۱۲ سیر بکنے لگ گئی +

جودھپور میں جو تنازعہ اہل اسلام و ہنود میں بوجہ بنا و مندر جدید ہو رہا تھا جناب کرنیل سر پرتاب سنگھ نے اُس جگہ مندر تعمیر کرنیکی ممانعت کر کے رفع کر دیا +

لکھنؤ حسین آباد کے سکرٹری کو نامزد کرنے کے لئے لفٹنٹ گورنر صاحب نے وہاں کے متولیوں کو اجازت دی ہو کہ وے کسی شیعہ کو منتخب کریں - شیعہ پارٹی مطمئین ہو گئی ہو +

رفیق نسوان - مخبر ہو کہ لکھنؤ محلہ نوبستہ میں چند بدمعاشوں نے بارادہ ڈاکہ زنی کسی بارہ دری میں جو افتادہ پڑی تھی بیٹھک مقرر کی - مخبر نے پولیس کو اطلاع دی - دو شخص اُن میں سے گرفتار کئے گئے باقی سب رفو چکر ہو گئے +

وہی اخبار لکھتا ہو کہ وہاں بالفعل دو کایستھ سبھاؤں کے نتر کار میں کچھ ستا قتنہ ہو گیا ہو - بربادی کے آثار نمایاں ہیں - یہہ کئی سبھاؤں کے ہونے کا نتیجہ ہو +

مہذب لکھتا ہو کہ معتبر طور پر معلوم ہوا کہ مرشدآباد میں دسویں محرم کو مابین اہل سُنت وجماعت واہل تشیع بہت بڑا فساد ہوا - جس میں صدہا آدمی زخمی ہوئے اور آٹھ سات جان سے مارے گئے فریقین کے لوگ گرفتار ہیں +

افواہ ہو کہ کاکوری میں کسی نائی کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی آنکھیں پیشانی پر ہیں اور ایک قسم کی حیوانیت نمایاں ہو - اور ہاتھ پاؤں سیاہ ہیں +

ریاست کوچ بہار کی توسیع ریلوے کے لئے ۵ لاکھ روپیہ قرض دینا گورنمنٹ بنگالہ نے نامنظور کیا - کیونکہ جن شرائط پر گورنمنٹ قرضہ دینا چاہتی ہو مہاراجہ صاحب اُنکو منظور نہیں کرتے +

ست دھرم پرچارک لکھتا ہو کہ بدہوا لواہ کمیٹی مدراس نے ایک پروہت کو خاص بدہوا لواہ کرنیکے لئے نوکر رکھا ہو

تار کی خبریں

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر۔ کل رات سوتھمٹن میں بھاری ہنگامہ ہو۔ جبکہ جہاز بنانیوالوں اور کوئیلہ جمع کرنے والوں نے نئے آدمیوں کو جہاز خانہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ چونکہ پولیس امن قایم نہ رکھہ سکی۔ اس لئے ہائیلینڈ رجمنٹ کا ایک بٹالین طلب کیا گیا۔ جسنے پہنچکر مفسدوں کو منتشر کیا +

بعدازاں مفسدوں نے پھر سپاہیوں پر حملہ کیا۔ جس سے ایک لفٹنٹ اور دو سپاہی مجروح ہوئے۔ اس پر سنگینوں سے کام لیا گیا اور کئی آدمی مجروح ہوئے +

بمبئی۔ ۱۰ ستمبر۔ مسٹر جمسٹ جی کرسٹ جی ایک پارسی اہل دولت پر کلیان کے قریب اُسکے چار مزارعوں نے حملہ کیا۔ اور اُسکو ہلاک کرکے لاش کو کھاٹی میں پھینک کر اوپر سے پتھر ڈالدیئے۔ چار ملزم گرفتار ہوئے ہیں +

بمبئی۔ ۱۰ ستمبر۔ جدید بندوقیں کے استعمال کیواسطے پونہ میں ایک جماعت قائم ہوگی۔ جس میں اگر ممکن ہوا۔ والنٹیر بھی شریک ہونگے +

کلکتہ۔ ۱۱ ستمبر۔ اُنتیس اور تیس بمبئی انفنٹری کو ہر ایک فوج کے ساتھہ خدمت کیواسطے تیار رہنے کا حکم ہوا ہے +

کلکتہ۔ ۱۱ ستمبر۔ مقدمہ گاو کشی دربھنگہ میں ۴۴ مفسدوں کو سزا ہوئی ہے دو کو دو دو ہزار اور ایک کو ایک سو روپیہ جُرمانہ ہوا۔ اور باقی سب کو ایک سے ۱۸ ماہ تک قید کی سزا ہوئی +

بمبئی۔ ۱۱ ستمبر۔ پولیس بمبئی ڈاک کے جعلی ٹکٹوں کا سراغ لگانے میں سرگرمی سے مشغول ہے جو گذشتہ سات ماہ سے کامیابی کے ساتھہ جاری ہو رہے ہیں۔ ایک لائیسنس دار جو بھاری کارخانوں کو ٹکٹ دیا کرتا تھا اس کا بانی مبانی ہے یہہ راز ولایت میں کھلا جہاں ایک صاحب کو شبہ ہوا کہ لفافہ پر جو ہند سے آیا جعلی ٹکٹ ہے۔ اس لئے اُسنے پوسٹماسٹر جنرل کو فوراً اطلاع اس کی دی۔ پس بمبئی کو اطلاع دیگئی۔ اور جمعہ کے روز یہاں کئی گٹھے پکڑے گئے +

پولیس نے پیر کے روز اور کل تین آدمی گرفتار کئے۔ جن کے پاس سے کل اور ۲۳۲ روپیہ کے ٹکٹ برآمد ہوئے +

نقل میں ذرا بھی تمیز نہیں ہوتی بجز اسکے کسیقدر ستارہ سے تمیز ہو سکتی ہے +

بمبئی۔ ۱۱ ستمبر۔ کل رات منولی ہوٹل جلکر خاک سیاہ ہوگیا۔ جسکے نقصان کا تخمینہ ۲۰ ہزار روپیہ کیا گیا ہے +

رویداد جلسہ خاص ملتوی شدہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

منعقدہ ۷ جولائی ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲۰ جون ۱۸۹۰ء بطلب رائے کمیٹی بمشورہ تاجران مقامی نسبت جاری کرنے وزن پختہ یعنی ۸۰ تولہ کا سیر اور ۴۰ سیر کا من۔ **تجویز** ہوئی کہ ایک جواب بدیں مضمون لکھا جاوے کہ کمیٹی کی رائے بعد مشورہ بڑے بڑے تاجران مقامی یہہ قایم ہوئی ہے کہ وزن پختہ ۸۰ تولہ کا سیر اور ۴۰ سیر کا من پختہ مقرر ہونا عین مناسب ہے +

نمبر ۲ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۳۰ جون سے ۹۰ء بحوالہ خط و کتابت از جانب صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر بدیں مضمون موصول ہوکر کمیٹی میں پیش ہوئی کہ قواعد واپسی کمیٹی ہوشیارپور (پنجاب میونسپل فنٹن صاحب صفحہ ۲۶) قصبہ لودیانہ کے لئے منظور کیجاویں۔ **تجویز** ہوئی کہ قواعد ہوشیارپور نسبت واپسی محصول چونگی منظور کیجاویں +

رویداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

۲۱ جولائی ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ مورخہ ۸ جولائی ۹۰ء بحوالہ سرکلر $\frac{۱۳۲}{۱۷۸۸}$ مورخہ یکم جولائی ۱۸۹۰ء صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر معہ چٹھی $\frac{۴۲۰}{}$ مورخہ ۱۹ جون ۱۸۹۰ء معہ اشتہار ۴۳۹ بابت تیاری مال گودام مشعر اسکے کہ اگر کوئی کمیٹی ان قواعد کو جو گورنمنٹ گزٹ پنجاب مورخہ ۲۶ جون ۱۸۹۰ء لغایت ۳ جولائی ۱۸۹۰ء شایع ہوئی ہیں یعنی خط کتابت انگریزی جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے موصول ہوئیں کمیٹی میں پیش ہوں۔ **تجویز** ہوئی کہ متعلق کیا جانا قواعد کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۲ رزلیوشن ۱۸ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۸۹۰ء نمبری مشعر تیاری قواعد میلہ روشنی۔ **تجویز** ہوئی اندر ایک ہفتہ کے سب کمیٹی سابقہ رپوٹ کرے +

الور راجپوتانہ

ہم نے افسوس کے ساتھہ سنا کہ الور پبلک مشن لیبریری کے سکرٹری لالہ سنو لعل جو اجرائے لیبریری کے وقت سے اس خدمت کو بلا تنخواہ انجام دیتے رہے کمیٹی ممبری سے مستعفی ہوگئے۔ اور ممبران لیبریری کی تعداد میں بھی کمی ہوگئی ہے۔ انکے مستعفی ہوجانے کا باعث معلوم نہیں ہوا۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ منشی ..... جو بجائے انکے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں اور ایک ذی لیاقت شخص ہیں اس انسٹیٹیوشن کو ہر طرح سے ترقی دینگے کیونکہ الور میں اسکے باعث لوگوں کو بڑا فایدہ پہنچا ہے اور اُس کے سالیانہ جلسوں کی رپورٹ سے جو ہر سال بذریعہ (نور افشان) شایع ہوتی رہی ہے ہمارے ناظرین کو اسکی مفید اور ترقی پذیر کارروائی جواب تک ظہور میں آئی معلوم ہے +

نئی کتابیں

"پرسبٹیرین کلیسیا کا انتظام عدالت" - جو سنڈ ہند کے حکم سے شایع ہوا - رومن اُردو میں - کپڑے کی جلد قیمت فی کاپی ۶۰ ر محصول ڈاک دو کاپیوں پر ۰ مر +

"سوال وجواب مختصر" - نئی طبع بحروف فارسی کاغذ کے پٹھے جسکی قیمت فی کاپی ۱۰ ر محصول ڈاک دو کاپیوں پر ۰ ر +

درخواست معہ قیمت بنام منیجر نور افشاں بھیجنی چاہئیں +

اطلاع عام

ناظرین وشایقین مسیحی شعر وسخن کو مژدہ ہو کہ گلدستہ سفیر بامعنی وتفسیر ولایتی کاغذ پر بخط عمدہ تمام کمال چھپکر برائے فروخت مطبع ہذا میں موجود ہی - ضرور نہیں کہ ہم اشتہار میں اسکی تعریف وتوصیف میں جیسا کہ بعض لوگوں کا دستور ہی اپنی طرف سے کچھ تحریر کریں جو صاحبان اسکو بچشم خود مطالعہ فرمائینگے یقین ہی کہ اسکی مسیحی شاعری سے لطف وحظ ضرور اُٹھائینگے - اسمیں مصنف کی جملہ طبع زاد غزلیں - مجرے - سلام - خمسے اور رباعیاں جو ۱۸۷۰ء سے لیکر ۱۸۹۰ء تک بیس برس کے عرصہ میں گاہ بگاہ نوکِ زِ قلم ہوئیں مجتمع ہیں - اور غزلیات کے بعض ناگزیر عربی وفارسی الفاظ کے جو فی الحال اردو میں مروج ومستعمل ہیں مگر کم علم اُردو خوان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آسکتے بنظر تسہیل حاشیہ پر معنی لکھدیئے ہیں کہیں کہیں کسی غزل کے متعلق جو تذکرہ ہی یا مقام تصنیف وسنہ تصنیف بھی اُسکے ساتھ لکھا گیا ہی - تاکہ مصنف کے اُسوقت کے خیالات اور حالات کا کچھ اندازہ ہو سکے - اور بعض مطلب کی مطابقت کے لئے کلام الہٰی کی آیات کو بھی جن سے مضمون شعر لیا گیا درج کر دیا ہی تاکہ زیادہ مؤثر اور قابل یاد ہو - اسکی قیمت فی کاپی ۲۰ آنہ ہی اور محصول ڈاک فی کاپی ۰/۲ ہی - جو صاحب منگانا چاہیں مصنف کو لکھیں اور قیمت گلدستہ معہ محصول ڈاک پیشگی ارسال فرمائیں تو فوراً روانہ خدمت کیا جائیگا +

مصنف حسن علی سفیر اسسٹنٹ اڈیٹر نور افشاں

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہی آجکل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہی - سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۶ (چھہ روپئے) ہی - بلا محصول ڈاک مبلغ ۳ (تین روپئے) یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی - ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۱۲) ہوگی - بلا محصولڈاک (۶) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا جس میں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۲) ہوگی - بلا محصولڈاک (۱/۸) +

یہہ اشتہار اس غرض سے شایع ہوتا ہی کہ آجکل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا اور آیندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اُس سے مطلع فرمادیں کہ انکا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے +

راقم
مہتمم اخبار عام لاہور

اطلاع

واضح ہو کہ بیرنگ ہائی سکول بٹالہ (بورڈنگ سکول اعلیٰ درجہ کے مسیحی لڑکوں کے لئے) ۲۵ تاریخ سپتمبر سنہ حال کو پھر کھلیگا - اس میں ایک اسکالرشپ پانچ روپیہ ماہوار کی فی الحال خالی ہی +

المشتہر
پادری ای کارفیلڈ صاحب

اشتہار

تاریخ ۲۵ سپتمبر پر ایک جونیر اسسٹنٹ انگلو ورنیکلر ماسٹر (مسیحی) واسطے بیرنگ ہائی سکول بٹالہ کے ضرور ہی تنخواہ ۳۰ تیس روپیہ ماہوار سے لیکر حسب لیاقت دیجائیگی درخواست بنام مشتہر بھیجنی چاہئے +

المشتہر
پادری ای کارفیلڈ صاحب

لودیانہ

انجیلی منادی کا کام آجکل یہاں باقاعدہ اور ضروری طور پر ہو رہا ہی شہر میں جو گرجا متصل کوتوالی ہی - اُسکے بیرونی دروازہ کے سامنے بنچیں ہر چہار طرف لگا دی جاتی ہیں اور واعظ گرجا کے دروازہ کے قریب مونڈھوں پر بیٹھ جاتے اور سامعین بنچوں پر بیٹھکر باطمینان وآرام کلام سُنتے ہیں جب بھیڑ زیادہ ہوجاتی تو واعظ کھڑا ہو کر کلام کی منادی کرتا ہی جیسا اور جگہوں میں ویسا ہی یہاں بھی محمدی لوگ اکثر حجت وبحث کرتے ہیں پادری جان ڈبلیس صاحب جو ایک تجربہ کار مناد ہیں معہ اپنے اسٹاف پریچران کے یہاں شام تک وعظ کرتے رہتے ہیں بعد اسکے زیر انچارج گرجا میں پہنچ جاتے جو پہلے سے تیار اور روشن رہتا ہی اور لوگ بنچوں پر بیٹھے کلام سُننے کے منتظر رہتے صاحب ممدوح پہنچتے ہی اپنے آرگن کے ساتھ ایک پنجابی گیت یا کوئی اُردو کی غزل عمدہ لے میں گاتے اور گانیکے بعد انکو کلام الہٰی مسیح کے کسی معجزہ کا بیان یا اَور کوئی عمدہ ومفید پُر نصیحت ماجرا کتاب مقدس میں سے پڑھکر سُناتے اور اُسکی مفصل کیفیت بیان کرتے ہیں - لوگ چُپ چاپ بغور سُنتے اور حجت ومباحثہ مطلق ہونے میں نہیں آتا - اس طریق پر ہفتہ میں چار دفعہ گرجا میں منادی ہوتی اور معلوم ہوتا ہی کہ لوگ اُس سے ضرور مستفید ہوتے ہیں - ہماری رائے میں منادی کرنیکا یہہ طریقہ سب سے بہتر